بیوہ خاتون کی معاشی مشکلات کا حل
تحریر : مقبول احمد سلفی
داعی اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف
(سعودی عرب)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بیوہ خواتوں کی معاشی مشکلات کا حل

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر-طائف

جب کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے بچے یتیم اور وہ بیوہ کہلاتی ہے۔ سماج میں بیوہ عام طور سے بے سہارا بن کر رہ جاتی ہے، نہ ہی اس کے رشتے دار سہارا دیتے ہیں اور نہ اس کے سماج وسوسائٹی والے۔ یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے جب عورت نفسیات کا شکار ہو جاتی ہیں بطور خاص اسوقت جب ایک طرف معاشی تنگی کا سامنا ہو اور دوسری طرف بچوں اور اپنے گزر بسر کا مسئلہ ہو۔ ایک ایسی ہی خاتون نے مجھ سے ذکر کیا کہ کچھ دن پہلے میرے شوہر کا انتقال ہو گیا، میرے پاس چھوٹے بچے ہیں، کوئی سہارا دینے والا نہیں اور نہ ہی کوئی ذریعہ معاش میرے پاس ہے براہ کرم مجھے قرآن وحدیث سے کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ مجھے اللہ کی طرف سے رزق ملتا رہے اور کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہ آئے۔ مجھے اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے وہ میرے لئے ضرور کوئی رزق کا دروازہ کھولے گا۔ ان شاءاللہ

یہ ایک عورت کا مسئلہ نہیں اور نہ ہی ایک شہر وملک کا مسئلہ ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر ایسے بے شمار واقعات وحالات پائے جاتے ہیں۔ ہمارے سامنے ایک سوالیہ نشان ابھرتا ہے کہ ایسے حالات میں معاشی تنگی کا شکار بیوہ خاتون کیا کرے؟ جسے سہارا مل گیا یا جسے اچھی رہنمائی مل گئی اس کے لئے تو بہتری ہے مگر جس کو نہ کوئی سہارا دینے والا ملا نہ ہی کسی نے کوئی اچھا سوجھاؤ دیا ایسی عورتیں گھٹ گھٹ کر جیتی ہیں، مانگنے میں عار محسوس کرتی ہیں نتیجتا بہت ساری خواتین خودکشی کا راستہ اختیار کرتی ہیں یا فحش کاموں میں ملوث ہو جاتی ہیں۔

بیوہ کی معاشی مشکلات کے حل کا دو طریقہ ہے، ایک اجتماعیت سے تعلق رکھتا ہے تو دوسرا انفرادیت سے۔

مشکلات کا اجتماعی حل: اسلامی ریاست اور بیت المال کی ذمہ داری ہے کہ وہ بے سہارا خواتین اسلام اور بیوہ عورتوں کی معاشی کفالت کرے، ان کے بچوں کی تعلیم وتربیت اور معاشی نگہداشت کرے۔ اسلامی ریاست موجود نہیں ہو تو سماجی تنظیموں کا یہ کام ہے اور سماجی تنظیموں کے ساتھ انفرادی طور پر جو لوگ صاحب نصاب ہیں یا جن کے پاس ضرورت سے زائد مال ہے وہ لوگ اپنے بچے ہوئے پیسوں سے ان محتاجوں کی معاشی مشکلات دور کرے۔ آج خیراتی اداروں اور اصحاب ثروت کی کمی نہیں ہے مگر

مجبوروں کی معاشی مشکلات جوں کے توں ہیں۔ اگر یہ لوگ فعال ہو جائیں اور دیانتداری سے مستحقین پر مال صرف کریں تو سماج سے ہر قسم کی غربت ولاچاری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

مشکلات کا انفرادی حل: انفرادی حل کا تعلق خود بیوہ خاتون سے ہے جسے صدقہ لاحق ہے، مصائب سے دوچار ہے وہ چاہے تو انفرادی طور پر اپنے مسائل کو حل کر سکتی ہے اور معاشی مشکلات ختم کر سکتی ہے۔

سب سے پہلے تو یہ بتادوں کہ ایک عورت کے لئے اس کے شوہر کا انتقال بڑا صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے ایسے موقع پر بیوہ خاتون کو صبر جمیل کی تلقین کرتا ہوں، مصائب ومشکلات میں صبر کرنا مومن کی امتیازی صفت اور پریشانی سے نکلنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔اللہ تعالی صبر کے ذریعہ بندوں کی غیبی مدد کرتا ہے ،حزن وملال دور فرماتا ہے اور بے پناہ اجر سے نوازتا ہے۔فرمان الہی ہے :

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَہُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ(الزمر: ١٠)

➢ **ترجمہ: یقیناصبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے پورا دیا جائے گا۔**

مومن بندہ کو اس بات پر بھی یقین کرنا ہے کہ سب کی روزیاں آسمان میں ہیں،اللہ تعالی جس طرح چاہتا ہے اپنے بندوں کو آسمان سے روزی بھیجتا ہے۔اللہ کا فرمان ہے :

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ(الذاریات: 22)

➢ **ترجمہ: اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔**

دوسری بات یہ ہے کہ شوہر کے انتقال کے بعد اس کے چھوڑے ہوئے ترکے میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا اگر اسے اولاد ہے اور اولاد نہیں تو پھر چوتھا حصہ ملے گا۔اسی طرح شوہر نے اپنی حیات میں جو تحفے تحائف اور مال وزر دئے وہ بیوی کا ہے،مہر کی رقم بھی بیوی کی ذاتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس چیزوں کے علاوہ ایسے اعمال وافعال ہیں جن کے ذریعہ بیوہ ذاتی طور پر عمل میں لاکر اپنے حالات بہتر سے بہتر کر سکتی ہے۔زندگی کی خوشیاں بٹور سکتی ہے اور جن مالی مشکالات کا سامنا ہے اللہ کی توفیق واعانت سے اس کا سدباب کر سکتی ہے۔

نیچے میں کچھ اعمال بیان کر رہا ہوں جو فقر وفاقہ کے خاتمہ اسباب ہیں،انہیں عملی جامہ پہنا کر اللہ نے چاہا تو اس کی طرف سے مالداری نصیب ہوگی۔

(1)اسلامی تجارت میں شرکت کریں: عورت کے پاس اگر کچھ رقم ہو تو اسے اسلامی تجارت میں لگا سکتی ہے جس کے منافع سے اس کے حالات اچھے ہو سکتے ہیں۔کچھ لوگ کام کے ماہر ہوتے ہیں مگر رقم نہیں ہوتی تاکہ اپنی مہارت کا صحیح استعمال کر سکے۔ایسے لوگوں کے لئے بیع سلم مفید تجارت ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس کام میں مہارت ہے اس کا منصوبہ

تیار کریں اور اس منصوبے کے مصروفات پہلے ہی لے لیں یعنی اس چیز کا پلان دکھا کر ہی بیچ دیں اور جو مدت آپ نے خریدار سے طے کی اس کے اندر اس کے ہی پیسے سے منصوبے کی تکمیل کر دیں، اس طرح بغیر پیسے کے کام بھی ہو جائے گا اور منافع بھی حاصل ہو جائے گا۔

(2) جائز پیشہ اختیار کریں: اسلام نے عورتوں کو نوکری کرنے سے منع نہیں کیا ہے، ایک عورت شرعی حدود میں رہ کر اس کے لئے جو وظیفہ جائز ہے انجام دے سکتی ہے اور اس کے ذریعہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کی پرورش کر سکتی ہے۔ مثلا سلائی، کڑھائی، صفائی، امور خانہ داری، کمپنیوں اور تعلیمی اداروں میں مزدوری وغیرہ۔ نوکری کے لئے شرعی حدود یعنی حجاب کی پابندی، اختلاط سے اجتناب، عفت وعصمت کی حفاظت، محرم کے ساتھ سفر اور خلوت سے دوری ضروری ہے۔

(3) کسی دیندار مرد سے نکاح کرلیں: نکاح نہ صرف نظر و شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے بلکہ اس سے مالداری بھی آتی ہے۔ بیوہ خاتون کو شادی کر لینا چاہئے تاکہ اس کی عفت و عصمت کی حفاظت ہو، جسمانی سکون وراحت نصیب ہو اور اسلام نے شوہر کے ذمہ جو کفالت کی ذمہ داری ڈالی ہے اس سے فائدہ حاصل ہو۔ نکاح رزق کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ(النور:32)

- ترجمہ: تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ کا فرمان ہے:

ثلاثةٌ حقٌّ على اللَّهِ عونُهُم: المُجاهدُ في سبيلِ اللَّهِ، والمُكاتِبُ الَّذي يريدُ الأداءَ، والنَّاكحُ الَّذي يريدُ العفافَ(صحيح الترمذي:1655)

- ترجمہ: تین آدمیوں کی مدد اللہ کے نزدیک ثابت ہے ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، دوسرا وہ مکاتب غلام جو زر کتابت ادا کرنا چاہتا ہو اور تیسرا وہ شادی کرنے والا جو پاکدامنی حاصل کرنا چاہتا ہو۔

یہاں میں ان مردوں کو بھی مخاطب کرنا چاہتا ہوں جن کی بیوی کی وفات ہو گئی وہ کسی بیوہ خاتون سے شادی کرکے اپنی اور اس کی زندگی بہتر بنالیں۔ بیوہ سے کوئی ضروری نہیں ہے کہ شادی شدہ مرد ہی شادی کرے، غیر شادی شدہ مرد بھی کر سکتا ہے۔ نبی ﷺ کا پہلا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تھا آپ غیر شادی شدہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا بیوہ تھیں۔ ان کے علاوہ کئی بیوہ خاتون سے آپ ﷺ نے نکاح کیا۔

(4) توبہ واستغفار کولازم پکڑیں: جو کثرت سے توبہ واستغفار کرتے ہیں اللہ تعالی ان کی مدد فرماتا ہے، تنگ دستی دور کرتا اور خوشحالی نصیب کرتا ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا . يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا . وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا(نوح : 10-12)

- ترجمہ: پس میں(نوح) نے کہا،اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، وہ آسمان سے تم پر موسلادھار بارش برسائے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا، اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا، اور نہریں نکالے گا۔

گناہوں سے معافی طلب کرنے کا مطلب ہے کہ آدمی سے جو گناہ ہو گیا ہے اس پہ شرمسار ہو اور اسے آئندہ کے لئے ترک کردے اور اس گناہ کے ترک پہ پختہ ارادہ بھی کرے۔

(5) اللہ کا تقوی اختیار کریں: اللہ تعالی سے ڈرنا اور صرف اسی سے خوف کھانا عظیم عبادت ہے۔اس عبادت کی انجام دہی رب کو بیحد پسند ہے۔جو لوگ فقر کے شکار ہیں انہیں اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہئے تاکہ وہ اللہ کے نزدیک محبوب بن جائے اور اللہ خوش ہوکر دین ودنیا کی مالداری عطا کردے۔اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے جو اس سے تقوی اخیتار کرے گا اس کو غم والم اور حزن وملال سے نکالے گا اور رزق کے ایسے دہانے کھولے گا جس کا اس نے شعور بھی نہیں کیا تھا۔فرمان باری تعالی ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ(الطلاق:2-3)

- ترجمہ:اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔

اس کی مثال تین غار والوں کا واقعہ ہے، ان میں سے ایک اپنی چچازاد بہن پر فریفتہ تھا، اس نے ایک سو دینار کے بدلے اس سے بدسلوکی کرنے کی کوشش کی، جب قریب تھا کہ وہ خلوت نشینی کرے تو لڑکی نے سے اللہ سے ڈرنے کا واسطہ دیا، وہ آدمی ڈر گیا۔تو اللہ نے غار کے منہ سے پتھر ہٹا کر مصیبت سے نجات دیا۔(بخاری ومسلم)

(6) اللہ ہی پر کامل بھروسہ رکھیں: جب آدمی غمزدہ ہوتا ہے تو اس کی سوچ وفکر اور اعمال پر بہت فرق پڑتا ہے۔غم دور ہونے کے بجائے بڑھتا چلا جائے تو اس عالم میں اللہ پر اعتماد کرنا ایمان والوں کی پہچان ہے۔ہمیں یہ اعتقاد رکھنا ہے کہ پریشانی دینے والا اور دور کرنے صرف اللہ کی ذات ہے۔ فرمان الہی ہے:

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ(سورة الأنعام:17)

➢ ترجمہ: اگراللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تواس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچاسکے اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب آئی ہوئی مصیبت اللہ کی طرف سے ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں تو کیوں نہ اللہ ہی پر کامل بھروسہ کریں تاکہ وہ غم سے نجات دیدے اور خوشحالی سے بھی مالامال کردے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

لو أنَّكم كنتُم توَكلونَ علَى اللهِ حقَّ توَكلِه لرزقتُم كما يرزقُ الطَّيرُ تغدو خماصًا وتروحُ بطانًا(صحيح الترمذي:2344)

ترجمہ: اگر تم لوگ اللہ پر توکل (بھروسہ) کرو جیسا کہ اس پر توکل (بھروسہ) کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے گا جیسا کہ پرندوں کو ملتا ہے کہ صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ واپس آتے ہیں۔

(7)اللہ کی بندگی بجالائیں: اللہ وحدہ لاشریک نے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے،انسان کو رب کی بندگی کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے خواہ زندگی کی صعوبت سے دور ہو یا عیش وعشرت والی زندگی میسر ہو۔ ہر دو حال میں اللہ کی بندگی کے لئے وقت نکالنا چاہئے اور کامل یکسوئی سے اس پروردگار کی عبادت کرنی چاہئے۔اس کے سبب اللہ تعالی مالداروں کی مالداری میں برکت اور زیادتی پیدا کرے گا اور محتاجوں کی محتاجی دور کرکے غنی بنادے گا۔ حدیث قدسی میں وارد ہے:

إنَّ اللَّهَ تعالى يقولُ يا ابنَ آدمَ : تفرَّغْ لعبادتي أملأْ صدرَكَ غنًى وأسدَّ فقرَكَ وإن لا تفعلَ ملأتُ يديْكَ شغلاً ، ولم أسدَّ فقرَكَ(صحيح الترمذي:2466)

➢ ترجمہ: یقینااللہ تعالی نے فرمایا:اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے خود کو فارغ کرو یعنی توجہ اور دلجمعی سے میری عبادت کرو، میں تیرے سینے کو تونگری سے بھردوں گا،اور تیری محتاجی کو ختم کردوں گا۔اور اگر تونے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھ کاموں میں الجھادوں گا اور تیری مفلسی ختم نہ کروں گا۔

گویا عبادت کے لئے فارغ کرنا محتاجگی دور ہونے کا سبب ہے،اسی طرح عبادت کے ذریعہ اللہ تعالی سے محتاجگی دور ہونے کا سوال بھی کرے جیسا کہ اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرة:153)

➢ ترجمہ: اے ایمان والو! نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ تعالی سے مدد طلب کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(8)صلہ رحمی کریں: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمولی معمولی باتوں پر رشتہ داریاں منقطع کرلی جاتی ہیں جس سے الفت ومحبت،مال ودولت اوراس کی برکت چلی جاتی ہے۔اگرکسی کے خاندان میں عورت کو طلاق ہوجائے یابیوہ ہوجائے تواس کے مالدار رشتے دار منہ پھیر لیتے ہیں تاکہ اسے کچھ دینانہ پڑے۔ایسے لوگوں کواللہ سے ڈرناچاہئے اوراپنے مال سے محتاج رشتہ داروں کی مدد کرنی چاہئے، ہمارے مال کااصل مستحق ہمارے ہی مسکین رشتے دارہیں۔اس سے خرچ کرنے والے کودنیاوآخرت میں کئی گنابدلہ ملے گا۔ساتھ ہی بیوہ خاتون کومیں نصیحت کرتاہوں کہ ظالم رشتہ داروں کے ظلم پر صبر کریں،آپ اپنی طرف سے رشتے ناطے جوڑیں رکھیں اوراللہ تعالی سے حالات کی بہتری کے لئے دعاکرتے رہیں۔آپ اگر ظلم پر صبر کرتے ہوئے صلہ رحمی کرتے ہیں تواللہ تعالی آپ کے تھوڑے مال میں زیادتی کردے گاجس سے آپ کی ضروریات پوری ہوجائیں گی اورآپ کودوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی۔

نبی ﷺ کافرمان ہے:

من سَرَّهُ أن يُبسطَ له في رزقِه ، أو يُنسأَ له في أَثَرِه ، فليَصِلْ رحِمَه(صحيح البخاري:2067)

➢ ترجمہ:جو شخص اپنے رزق میں وسعت یاعمر میں اضافہ پسند کرے وہ صلہ رحمی کرے۔

(9)دعاکاخاص اہتمام کریں: دعامومن کاسب سے بڑاہتھیار ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالی سے کبھی بھی اورکچھ بھی مانگ سکتاہے۔فقر ہے مالداری مانگ سکتاہے،پریشانی ہے آسانی مانگ سکتاہے،بے اولاد ہے اولاد مانگ سکتاہے،بیماری ہے شفامانگ سکتا ہے،بے روزگاری ہے روزگارمانگ سکتاہے،ناسمجھی ہے فہم وفراست مانگ سکتاہے وغیرہ۔متعدداحادیث میں اس کاذکرہے کہ جب بندہ اللہ سے مانگتاہے تواللہ تعالی خوش ہوتاہے کیونکہ بندہ اللہ سے سوال کرتاہے اوربندے کوخالی ہاتھ لوٹانے میں شرم محسوس کرتا ہے۔یوں توبندہ کبھی بھی اللہ سے مانگ سکتاپھر بھی بندوں سے اللہ کی محبت وچاہت دیکھیں کہ وہ روزانہ آسمان دنیاپرنزول کرتاہے اور لوگوں کوکہتاہے،ہے کوئی مانگنے والامیں اسے دوں گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَنْزِلُ ربُّنا تباركَ وتعالى كلَّ ليلةٍ إلى السماءِ الدنيا ، حينَ يَبْقَى ثُلُثُ الليلِ الآخرِ ، يقولُ : من يَدعوني فأَستجيبُ لهُ ، من يَسْأَلُنِي فأُعْطِيهِ ، من يَستغفرني فأَغْفِرُ لهُ .(صحيح البخاري:1145)

➢ ترجمہ:ہماراپروردگاربلند برکت والاہے ہررات کواس وقت آسمان دنیاپرآتاہے جب رات کاآخری تہائی حصہ رہ جاتاہے۔ وہ کہتاہے کوئی مجھ سے دعاکرنے والاہے کہ میں اس کی دعاقبول کروں،کوئی مجھ سے مانگنے والاہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والاہے کہ میں اس کوبخش دوں۔

اس لئے بندہ کورات کے آخری حصے میں رب سے جوضرورت ہواس کاسوال کرناچاہئے اللہ تعالی دعاقبول کرنے والاہے۔

(10)ذکرواذکار کرتے رہیں: نبی ﷺ نے ہمیں ایسی دعاؤں اور اذکار کی تعلیم دی ہے جن سے محتاجگی دور ہوتی اور خوشحالی میسر ہوتی ہے۔ان میں سے چند اذکار ودعا کو یہاں ذکر کرتا ہوں جن کا اہتمام ہمیں کرنا چاہئے بطور خاص بیوہ خاتون جن کا معاش تنگ وناکافی ہو۔اللہ تعالی مجبور بندوں کی دعا قبول کرتا ہے اور ذکرواذکار کو پسند فرماتا ہے اور اس کے بدلے دنیا میں آرام وسکون، روزی میں کشادگی وبرکت اور آخرت میں کامیابی عطا کرتا ہے۔

☆جب فاطمہ رضی اللہ عنہانے نبی ﷺ سے نوکر طلب کیا تو آپ نے انہیں یہ دعا سکھائی:

اللَّهمَّ ربَّ السَّمواتِ السَّبعِ، وربَّ العرشِ العظيمِ، ربَّنا وربَّ كلِّ شيءٍ منزِلَ التَّوراةِ والإنجيلِ والقرآنِ، فالقَ الحبِّ والنَّوى، أعوذُ بِكَ من شرِّ كلِّ شيءٍ أنتَ آخذٌ بناصيتِهِ، أنتَ الأوَّلُ فليسَ قبلَكَ شيءٌ، وأنتَ الآخِرُ فليسَ بعدَكَ شيءٌ، وأنتَ الظَّاهرُ فليسَ فوقَكَ شيءٌ، وأنتَ الباطنُ فليسَ دونَكَ شيءٌ، اقضِ عنِّي الدَّينَ، وأغنِني منَ الفقرِ(صحيح الترمذي:3481)

➢ ترجمہ:اے اللہ!توساتوں آسمانوں کارب،عرش عظیم کارب،اے ہمارے رب!اور ہر چیز کے رب،توراۃ،انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے،زمین پھاڑ کردانے اگانے اور اکھوے نکالنے والے،میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر چیز کے شر سے،جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے،توپہلا ہے(شروع سے ہے) تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے،توسب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں،توسب سے ظاہر(یعنی اوپر ہے)،تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے،توپوشیدہ ہے سب کی نظروں سے،لیکن تم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے،اے اللہ!تومیرے اوپر سے قرض اتار دے اور مجھے محتاجی سے نکال کرمالدار کردے۔

☆فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ عِلمًا نافعًا ورزقًا طيِّبًا وعملًا متقبَّلًا(صحيح ابن ماجه:762)

➢ ترجمہ:اے اللہ میں تجھ سے نفع بخش علم،پاکیزہ رزق اور قبولیت والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔

☆جب کوئی نیا مسلم ہوتا تو آپ ﷺ انہیں نماز کی تعلیم دیتے اور یہ دعا پڑھنے کا حکم فرماتے:

اللهم ! اغفِرْ لي وارحمني واهْدِني وعافِني وارزُقْني(صحيح مسلم:2697)

➢ ترجمہ:اے اللہ مجھے معاف فرما،مجھ پر رحم فرما،مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

☆اسے بھی کثرت سے پڑھیں:وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ(المائدہ:114)

➢ ترجمہ:اور ہمیں رزق دے اور تو بہترین رازق ہے۔

☆یہ بھی ایک بہترین قرآنی دعا ہے جو دوران طواف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان بار بار پڑھی جاتی ہے،اس میں دنیا وآخرت کی ساری بھلائی کی دعا شامل ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (201)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

ان کے علاوہ بہت ساری دعائیں ہیں اور وہ دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں جو پریشانی، غم اور تکلیف ومصیبت دور کرنے والی ہوں۔

(11) اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ کی قربت حاصل کریں: ہمیں نیک عملوں کے ذریعہ اللہ کی قربت حاصل کرنا چاہئے اور اسے راضی کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی اللہ تعالی چھوٹی نیکی سے خوش ہوکر رحمت وبرکت سے نوازدیتا ہے اور کبھی کبھی چھوٹی برائی سے ناراض ہوکر مالدار کو فقیر ومسکین بنادیتا ہے اس لئے یہ بات ذہن میں رہے۔ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ نفلی عبادات مثلا ایام بیض کے روزے، سوموار اور جمعرات کے روزے، قیام اللیل، اشراق کی نماز، وضو کی نماز، مسواک کی سنت، اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اذکار واستغفار کا اہتمام، قرآن کی تلاوت، دین کی نشرواشاعت وغیرہ سے اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالی جس سے راضی ہو کبھی وہ پریشانی میں ہمیشہ مبتلا نہیں رہے گا، اللہ اسے قسم قسم کی نعمتوں سے نوازتا رہے گا جیسے مریم علیہ السلام کے گھر میں ہی روزی بھیج دیا کرتا تھا۔

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com